ایسے پابند ہو گئے تھے کہ چوک کا آنا جانا اونھون نے بالکل موقوف کر دیا تھا۔ رات کو گھر سے نکلتے ہی نہ تھے۔ خورشید کے گم ہونے کی خبر سنکے کچھ تو اگلی محبت کے خیال سے اور کچھ خانم کی مروّت سے۔ نہین معلوم کس طرح چلے آئے تھے۔

خورشید کے گم ہونے کے ڈیڑہ مہینے کے بعد ایک صاحب جنکی وضع شہر کے بانکون کی ایسی تھی۔ سانولا رنگ۔ چھریرا بدن۔ ایک دوشالہ سر سے لپیٹے۔ اور ایک سر سے باندھے میرے کمرے مین دڑانہ چلے آئے۔ اور آنے کے ساتھ ہی سامنے قالین کے کنارے بیٹھ گئے۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ طبیعت مین کسی قدر کمینہ پن ہے۔ یا ابھی اینلیے ہین۔ رنڈیون کے ہان کم جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ اوسوقت مین اکیلی بیٹھی تھی۔ مین نے بوا حسینی کو آواز دی۔ وہ کمرے مین آئین۔ اون کے آتے ہی وہ صاحب اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کسی قدر بےتکلفی کے ساتھ بوا حسینی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ علحدہ لیجا کے کچھ باتین کین۔ جنمین کچھ مین نے سنین۔ کچھ نہین سنین۔ اسکے بعد بوا حسینی خانم صاحب کے پاس گئین۔ وہان سے آکے پھر باتین ہوئین۔ آخر کلام یہ تھا۔ تو کچھ ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی دینا ہوگی۔ اون صاحب نے کمر سے بیڈھ روپون کی نکالی۔ بوا حسینی نے گود پھیلائی۔ اونھون نے چھن سے روپے پھینک دیئے۔

بوا حسینی۔ یہ کتنے ہین۔

وہ صاحب۔ نہین معلوم۔ گن لیجیے۔

بوا حسینی۔ آئے ہے۔ مجھے تو نگوڑا گنتا بھی نہین آتا۔

وہ صاحب۔ مین جانتا ہون چھتر روپے ہونگے۔ شاید ایک دو کم ہون۔ یا زیادہ۔

بوا حسینی۔ میان چھتر کسے کہتے ہین۔

وہ صاحب۔ تین بیسی اور پندرہ۔ پچیس کم سو۔

بوا حسینی۔ پچیس کم سو۔ تو یہ کتنے دن کی تنخواہ ہوئی۔

وہ۔ پندرہ دن کی۔ کل وہ بھی پندرہ دن کی دے دونگا۔ پورے ڈیڑھ سو نخرچے آپ کو پھونچ جائین گے۔

یہ "نخرچے" کی سن کے مجھے بہت ہی برا معلوم ہوا۔ اب تو بالکل ہی یقین ہو گیا کہ یہ

کوئی ایسے ہی ویسے ہین۔ مگر مجبور۔ رنڈی کا پیشہ۔ دوسرے پرائے بس مین کرتی تو کیا کرتی۔

بوا حسینی روپیہ لے کے خانم کے پاس گیئن۔ خانم اوسوقت نہین معلوم کہ نیکی کے دم مین تھین کہ فوراً منظور کر لیا۔ بلکہ مجھے تعجب ہوا۔ اِسلیے کہ بڑے بڑے رئیسون سے روپے کے بارے مین ایک دم کے لیے مرّوت نہین کرتی تھین۔ یا اِسوقت ایکدن کا وعدہ مان لیا۔

اِس معاملے کے طے ہونے کے بعد وہ صاحب میرے ہی کمرے مین شب باش ہوے۔ کوئی پہر بھر رات باقی ہوگی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے کمرے کے پیچھے آکے دستک دی۔ وہ صاحب فوراً اوٹھ بیٹھے اور کہا لو اب مین جاتا ہون۔ کل شب کو پھر آؤن گا۔ چلتے وقت پانچ اشرفیان اور تین انگوٹھیان۔ ایک سونے کی یاقوت کا نگینہ۔ ایک فیروزے کی ایک ہیرے کی۔ مجکو دین۔ اور کہا۔ یہ تم اپنے پاس رکھنا۔ خانم کو نہ دینا۔ مین نے خوشی خوشی ہاتھہ مین پہنین۔ اور اپنی اونگلیون کو دیکھنے لگی۔ مجھے بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتی تھین۔ پھر صندوقچہ کھولا۔ اشرفیان اور انگوٹھیان چور خانے مین چھپا کے رکھدین۔

دوسرے دن شب کو پھر وہی صاحب آئے۔ اوسوقت مین تعلیم لے رہی تھی۔ وہ بھی ایک کنارے آکر بیٹھہ گئے۔ گانا ہوا کیا۔ پانچ روپیے سازندون کو دیے۔ اوستادجی اور سازندگے خوشامد کی باتین کرنے لگے۔ اوستادجی نے کمر مین جو دوشالہ بندھا تھا اوسکے اینٹھنے کی فکر کی۔ پہلے تعریف کی۔ پھر منہ پھوٹکے مانگا۔ مگر وار خالی گیا۔ اونھون نے نہ دیا۔

وہ صاحب۔ اوستادجی۔ روپیہ۔ پیسہ۔ اور جس چیز کو کہیئے موجود ہے۔ یہ دوشالہ مین نہین دیسکتا۔ ایک دوست کی نشانی ہے۔

اوستادجی اپنا سا منہ لے کے چپ ہو رہے۔

اِسکے بعد تعلیم موقوف ہوی۔ بوا حسینی کو باقی پچھتر گن دیے گئے۔ پانچ روپے بوا حسینی کو اپنی طرف سے دیے۔ وہ رخصت ہوئین۔ جب وہ اور مین صرف دو آدمی کمرے مین رہ گئے۔ مین نے پوچھا آپ نے مجکو کہان دیکھا تھا جو یہ عنایت کی۔

وہ- دو مہینے ہوے جمعہ کو عیشن باغ کے میلے مین -

مین -اور پھر آئے دو مہینے کے بعد-

وہ -مین باہر چلا گیا تھا- اور اب پھر جانے والا ہون -

اب مین نے رنڈی پنے کی لگاوٹ شروع کی

مین- تو ہمین چھوڑ کے چلے جاوگے !

وہ-نہین- پھر بہت جلد چلا آؤن گا-

مین -اور تمھارا مکان کہان ہے

وہ -مکان تو فرخ آباد مین ہے- مگر یہان بہت کام رہتا ہے - بلکہ رہتا ہی ہون -کچھ دنون کے لیے باہر چلا جاتا ہون -پھر چلا آتا ہون-

مین -اور یہ دوشالہ کسکی نشانی ہے !

وہ-کسی کی نہین

مین- واہ مین سمجھی یہ تمھارے آشنا کی نشانی ہے-

وہ -نہین تمھارے سر کی قسم -میرے کوئی آشنا واشنا نہین ہے -بس تمھین ہو جو کچھ ہو

مین - تو پھر مجھے دیدو-

وہ -مین نہین دے سکتا-

یہ بات مجھے بہت ناگوار ہوی - اتنے مین انھون نے بڑے بڑے موتیون کا مالا جسمین زمرد کی ہرین لگی ہوئی تھین - اور ایک جوڑی ہیرے کے کڑے کی اور دو انگوٹھیان سونے کی میرے آگے رکھدے یہ سب تو مین نے خوشی خوشی اوٹھا لیا صندوقچہ کھول کے بند کرنے لگی- مگر مجھے تعجب ہوا کہ یہ ہزارون کی رقم تو یون مجکو دے دیتے ہین مگر یہ دوشالہ زیادہ سے زیادہ پانسو کا ہوگا- اس سے کیون انکار کیا- واقعی مجکو وہ دوشالہ پسند نہ تھا-جو مین زیادہ اصرار کرتی- اپنے کام سے کام تھا-

ان صاحب کا نام فیض علی تھا- پہر ڈیڑھ پہر رات گئے آتے تھے- اور کبھی آدھی رات کو کبھی پچھلے پہرے اوٹھ کے چلے جاتے تھے- مہینہ ڈیڑھ مہینہ مین کئی مرتبہ دستک یا سیٹی کی آواز مین نے سنی اور فوراً ہی فیض علی اوٹھکر روانہ ہوگئے -

فیض علی سے رسم ہوے کوئی ڈیڑھ مہینہ گذرا ہوگا کہ میرا صندوقچہ سادے اور جڑاو

گہنے سے بھر گیا اشرفیان اور روپون کا شمار نہین - اب میرے پاس خانم اور بوا حسینی سے چھپا ہوا دس بارہ ہزار کا مال ہو گیا تھا -

فیض علی سے مجکو اگر محبت نہ تھی تو نفرت بھی نہ تھی - اور نفرت ہونے کی کیا وجہ اول تو وہ کچھ بدصورت بھی نہ تھے - دوسرے - لینا - دینا عجب چیز ہے - مین سچ کہتی ہون - جتبک وہ نہ آتے تھے میری آنکھین دروازے کی طرف لگی رہتی تھین - گوہر مرزا کی آمد رفت ان دنون صرف دن کی رہگئی تھی - شب کے آنے والون مین سے بھی اکثر لوگ سمجھ گئے تھے کہ مین کسی کی پابند ہو گئی ہون - اسلیے سویرے سے کھسک جاتے تھے - اور جو صاحب جم کے بیٹھے تھے اونکو مین کسی نہ کسی حیلے سے ٹال دیتی تھی -

خورشید کی تلاش بہت کچھ ہوئی - مگر کہین سراغ نہ ملا - اس اثنا مین فیض علی کئی مرتبہ دو دو تین تین دن تک غائب رہے اور پھر چلے آئے - واقعی فیض علی کو مجھے بہت محبت تھی جسکا اظہار طرح طرح سے ہوتا - اگر میرا دل ابتدا سے گوہر مرزا کی طرف مائل نہ ہو گیا ہوتا - تو مین ضرور فیض علی سے محبت کرتی اور اوسی کو دل دیتی اسپر بھی مین نے انکی دلجوئی اور خاطرداری مین کسی طرح کمی نہین کی - مین نے فیض علی کو فریب دے رکھا تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے - اور وہ بیچارہ میرے دام مین پھنسا ہوا تھا جو کچھ مخفیہ اوسنے مجکو دیا اسکی کسی کو کانون کان خبر نہ تھی - خانم اور بوا حسینی کے کہنے سے مجھے فرمائشین بھی کرنا پڑتی تھین - اونکی بجاآوری کو بھی وہ اپنا فرض سمجھتا تھا - اوسکو روپے پیسے کی کوئی پرواہ نہ تھی - ایسا دل چالاک آدمی نہ مین نے رئیسون مین دیکھا - نہ شہزادون مین -

رسوا - جی ہان کیون نہین - مال مفت - دل بے رحم - بھلا اوسکے برابر کسکا دل ہو سکتا تھا -

امراؤ - مال مفت کیون ؟ -

رسوا - نہین تو اپنی امان جان کا زیور روز آپ کو اوتار اوتار کے لادیا کرتا تھا -

امراؤ - ہمین کیا معلوم تھا -

شب کے آنے والون مین ایک پنّا مل جوہری تھے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھ کے چلے جاتے تھے۔ ان کو چار آدمیون مین بیٹھنے کا فخر تھا۔ اگر اتنی خاطرداری ہوتی رہے تو اور کسی کے آنے جانے سے اِنھین کچھ غرض نہ تھی۔ مہینے مین دو سو روپے نقد کا سلوک اور فرمائشون کا ذکر نہین۔ فیض علی کی ملاقات کے زمانے مین اونکی آمد و رفت بھی کم ہو گئی تھی۔ یا تو ہر روز آیا کرتے تھے۔ یا دوسرے تیسرے دن آنے لگے۔ پھر ایک مرتبہ پندرہ دن کا غوطہ لگایا۔ اب جو آئے۔ تو کچھ اُداس اُداس۔ معمولی باتون کا جواب دیتے ہین اور پھر خاموش ہو جاتے ہین۔ مین نے سبب پوچھا۔

پنّا مل۔ کیا تمنے نہ سنا ہو گا؟۔ **مین۔** کیا؟۔

پنّا مل۔ ہم تو تباہ ہو گئے۔ گھر مین چوری ہو گئی۔ پُشتینون کا اثاثہ سب اُٹھ گیا۔

مین۔ (چونک کے) "ہائین چوری ہو گئی۔ کتنے کا مال گیا"؟

پنّا مل۔ سب اُٹھ گیا۔ رہا کیا۔ دو لاکھ کا جواہر اُٹھ گیا۔

مین۔ دل مین تو ہنسی۔ ہنسی اس بات پر کہ ان کے باپ چھنّا مل کروڑپتی مشہور تھے اِسمین کچھ شک نہین۔ دو لاکھ بہت بڑی رقم ہے۔ مگر اِن کے نزدیک کیا اصل ہے۔ بظاہر مُنہ بنا کے بہت افسوس کیا۔

پنّا مل۔ جی ہان۔ آج کل شہر مین چوریان بہت ہوتی ہین۔ نواب ملکۂ عالم کے ہان چوری ہوئی۔ لالہ ہرپرشاد کے ہان چوری ہوئی۔ اندھیر ہے۔ سنا ہے باہر سے چور آئے ہوئے ہین۔ مرزا علی رضا بیگ بیچارے حیران ہین۔ شہر کے چور سب طلب ہو گئے تھے۔ کسی سے کچھ پتا نہین ملا۔ وہ لوگ کانون پر ہاتھ رکھتے ہین کہ یہ ہمارا کام نہین۔

پنّا مل کے آنے کے دوسرے دن مین اپنے کمرے مین بیٹھی ہون کہ چوک مین ایک غُل ہوا۔ مین بھی چلمن کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ اب جو دیکھتی ہون تو خلائق کا انبوہ ہے۔

ایک۔ آخر گرفتار ہوئے نا۔ **دوسرا۔** واہ مرزا کیا کہنا۔ کوتوال ہو تو ایسا ہو۔

تیسرا۔ کیون بھئی کچھ مال کا پتا بھی لگا۔
چوتھا۔ بہت کچھ برآمد ہوا۔ مگر ابھی بہت سا باقی ہے۔
پانچوان۔ میان فیضو بھی گرفتار ہوئے۔
چھٹا۔ وہ کیا آتے ہین۔

مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ میان فیضو بند سے چلے آتے ہین۔ سپاہیون کا گارد ساتھ ہے۔ گرد خلائق کا انبوہ ہے۔ میان فیضو منہ پر دوپٹہ ڈالے ہوے ہین اونکی صورت دکھائی نہین دیتی۔ یہ دوپہر سے پہلے کا واقعہ تھا۔

حسب معمول فیض علی کوئی پہر بھر رات گئے تشریف لائے۔ کمرے مین مین ہون اور وہ ہین۔ آتے ہی کہا۔ آج ہم باہر جاتے ہین۔ پرسون آئین گے۔ دیکھو امراؤجان جو کچھ ہمنے تمھین دیا ہے اوسکو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ نہ بواحسینی کو دینا۔ نہ خانم کو دکھانا۔ تمھارے کام آئے گا۔ ہم پرسون ضرور آئین گے۔ اچھا یہ تو کہو کہ ہمارے ساتھ تھوڑے دنون کے لیے باہر چل سکتی ہو۔

مین۔ تم جانتے ہو کہ مین اپنے بس مین نہین۔ خانم صاحب کو اختیار ہے۔ تم اون سے کہو۔ اگر وہ راضی ہون تو مجھے کیا عذر ہے۔

فیض علی سچ ہے۔ تم لوگ بڑے بے وفا ہوتے ہو۔ ہم تو تم پر جان دیتے ہین اور تم ایسا خشک جواب دیتی ہو۔ اچھا۔ بواحسینی کو بلواؤ۔

مین نے بواحسینی کو آواز دی۔ وہ آئین۔

فیض علی۔ (میری طرف اشارہ کر کے) بھلا کچھ دنون کے لیے باہر بھی جا سکتی ہین

حسینی۔ کہان۔؟

فیض علی۔ فرخ آباد۔ مین کوئی ایسا ویسا آدمی نہین ہون۔ میری وہان ریاست ہے۔ بالفعل مین دو مہینے کے لیے وہان جاتا ہون۔ اگر خانم صاحب منظور کرین تو دو مہینے کی تنخواہ پیشگی بلکہ اوسکے علاوہ جو کچھ کہین مین دینے کو موجود ہون۔

بواحسینی۔ مجھے تو نہین یقین کہ خانم منظور کرینگی۔

فیض علی۔ اچھا تم پوچھو تو۔

بواحسینی خانم صاحب کے پاس گئین۔

میرے نزدیک بوا حسینی کو خانم کے پاس بھیجنا بیکار تھا۔ اسلیے کہ مجھے یقین تھا کہ وہ ہرگز منظور نہ کرینگی۔

فیض علی نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا تھا کہ اگر مین اپنے اختیار مین ہوتی تو مجھے اون کے ساتھ جانے مین کچھ بھی عذر نہ ہوتا۔ مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب اس شخص نے گھر بیٹھے اتنا سلوک کیا تو وطن جاکر تو نہال کر دے گا۔ مین اسی خیال مین تھی کہ اتنے مین بوا حسینی نے آکر صاف جواب دیا۔ انکا باہر جانا کسی طرح نہین ہو سکتا۔

فیض علی۔ دوگنی تنخواہ پر بھی۔

بوا حسینی۔ چوگنی تنخواہ پر بھی نہین ممکن۔ ہم لوگ باہر نہین جانے دیتے۔

فیض علی۔ خیر جانے دو۔۔۔۔۔۔ بوا حسینی چلی گئین۔ مین نے دیکھا کہ فیض علی کی آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین۔

یہ حال دیکھ کے مجھے بہت ہی ترس معلوم ہوا۔

معشوقون کی بے وفائی کا تذکرہ قصے کہانیون مین جب سنتی تھی تو مجھے افسوس ہوتا تھا۔ برا کہتی تھی۔ مجھے یہ خیال آیا کہ اگر اس شخص کا ساتھ نہ دیا تو میری بیوفائی اور احسان فراموشی مین کوئی شبہہ نہین۔

مین نے دل مین ٹھان لیا کہ مین اس شخص کا ضرور ساتھ دونگی۔

مین۔ "اچھا تو مین چلون گی"۔ فیض علی۔ چلوگی؟

مین۔ ہان۔ کوئی جانے دے یا نجانے دے۔ مین ضرور چلون گی۔

فیض علی۔ کیونکر؟ مین۔ چھپ کے۔

فیض علی۔ اچھا۔ تو پرسون رات کو ہم آئین گے۔ پہر بھر رات رہے تمھین یہان سے نکال لے چلین گے۔ دیکھو دغا نہ دینا۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔

مین۔ مین اپنی خوشی سے چلنے کو کہتی ہون۔ تم سے وعدہ کرچکی ہون۔ میرے دلکے کو بھی دیکھنا۔

فیض علی۔ بہت اچھا۔ دیکھا جائے گا۔

اوس رات کو فیض علی کوئی ڈیڑھ پہر رات رہے میرے پاس سے اوٹھکے چلے گئے۔ اون کے جانے کے بعد مین دل مین غور کرنے لگی کہ وعدہ تو کرلیا۔ مگر دیکھیے ہوتا کیا ہے۔

جاؤن یا نجاؤن۔

جب فیض علی کی محبت اور اپنے وعدے کا خیال آتا تھا تو دل کہتا تھا۔ جانا چاہیے۔ مگر پھر جیسے کوئی منع کرتا تھا کہ نہ جاؤ۔ خدا جانے کیا ہو کیا نہ ہو۔

اسی اودھیڑ بُن مین صبح ہو گئی۔ کوئی بات طے نہ ہوئی۔ دن بھر یہی باتین دل سے رہین۔ رات کو اتفاق سے کوئی میرے پاس نہین آیا۔ کمرے مین اکیلی اسی فکر مین رہی۔ آخر نیند آگئی۔ صبح کو ذرا دن چڑھے تک سویا کی۔ گوہر مرزا نے کچّی نیند مین آکر جھنجھوڑ کے اوٹھا دیا۔ مجھے بہت ہی بُرا معلوم ہوا۔ دن بھر نشے کا سا خمار رہا۔ نہین معلوم۔ کس بات پر بوا حسینی سے اولجھن ہو گئی۔ ہان خوب یاد آیا۔ بات یہ تھی کہ کہین باہر سے بجرا آیا تھا۔ بوا حسینی نے مجھ سے کہا۔ جاؤ گی۔ اوس وقت میرے سر مین درد ہو رہا تھا۔ مین نے صاف انکار کر دیا۔ بوا حسینی نے کہا واہ جب نہ تب انکار کر دیتی ہو۔ آخر اس پیشے مین ہو کر کرو گی کیا۔ مین نے کہا۔ مین تو نجاؤنگی۔ بوا حسینی نے کہا نہین جانا ہوگا۔ خاص تمھاری فرمائش ہے۔ اور خانم صاحب نے وعدہ کر لیا ہے۔ روپیہ بھی لے لیا ہے۔ مین نے کہا۔ بوا۔ مین نہین جانے کی۔ روپیہ پھیر دو۔

بوا حسینی۔ بھلا تم جانتی ہو۔ خانم صاحب روپیہ لے کے کبھی پھیرتی ہین۔

مین۔ چاہے کسی کی طبیعت اچھی ہو۔ چاہے نہ اچھی ہو۔ اگر خانم صاحب روپیہ نہ پھیرینگی۔ تو مین اپنے پاس سے پھیر دونگی۔

بوا حسینی۔ آہا ہا۔ اب تم بڑی روپیہ والی ہو گئی ہو۔ لاؤ پھیر دو۔

مین۔ کتنا روپیہ ہے؟ بوا حسینی۔ سو روپیہ۔

مین۔ سو روپیہ لو گی۔ یا کسی کی جان۔

بوا حسینی کو بھی اوس دن خدا جانے کہان کی ضد چڑھ گئی تھی۔

بوا حسینی۔ بڑی کھری ہو تو دیدو۔

مین۔ شام کو دیدونگی۔

بوا حسینی۔ وہان باہر کے آدمی بیٹھے ہوئے ہین۔ وہ شام تک کے لیے کیون مانینگے۔

بوا حسینی اپنے دل مین یہ سمجھی تھین کہ اسکے پاس روپیہ کہان سے آیا۔ اگر اس وقت اسکا

چلے سے تنگ کیجائیگی تو خواہ مخواہ مجرے پر راضی ہو جائیگی۔ میرے صندوقچے مین اوسوقت کچھ نہون گے۔ تو ہزار ڈیڑھ ہزار کی تو اشرفیان تھین۔ زیور کا ذکر نہین۔ مگر اوسوقت بوا حسینی کے سامنے صندوقچہ کھولنا مناسب نہ تھا۔

مین۔ جاؤ گھنٹہ بھر مین لے جانا۔

بوا حسینی۔ گھنٹہ بھر مین کیا موکل دیجائینگے۔

مین۔ ہان دیجائینگے۔ جاؤ بھی۔ مجھے اسوقت دق نہ کرو۔ میری طبیعت اچھی نہین۔

بوا حسینی۔ آخر کچھ کہو تو لڑکی کیا ہوا۔

مین۔ مجھے بخار کی سی حرارت ہے اور سر مین شدت سے درد ہو رہا ہے۔

بوا حسینی۔ (ماتھے پر ہاتھ رکھہ کے دیکھا) ہان سچ تو ہے۔ بنڈا جھیکا ہے۔ مگر مجرے کو تو کہین پرسون جانا ہوگا۔ جبتک خدا نہ کرے کیا طبیعت کا یہی حال رہے گا۔ روپے کیون پھیرے جائین۔

مین اس بات کا کچھ جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ بوا حسینی جلدی سے اوٹھکے چلدین بوا حسینی کی اس بہاہمی سے مجھے بہت ہی غصہ معلوم ہوا۔ اوسی وقت دل مین بدی آگئی۔ دل نے کہا اوہ جی! جب ان لوگون کو ہمارے دُکھہ بیماری کا خیال نہین۔ اپنے مطلب سے ہے تو ان کے ساتھہ رہنا بیکار ہے۔

رسوا۔ کبھی پہلے بھی یہ خیال آپ کے دل مین آیا تھا۔

امراؤ۔ کبھی نہین۔ مگر آپ یہ کیون پوچھتے ہین؟

رسوا۔ اس لیے کہ فیض علی نے جو وہ سہارا دیا تھا۔ اسی سے آپکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا۔

امراؤ۔ یہ تو کھلی کھلی بات ہے۔

رسوا۔ کھلی کھلی بات تو ہے۔ مگر اسمین ایک باریکی بھی ہے؟

امراؤ۔ وہ باریکی کیا ہے۔؟ خدا کے لیئے جلدی کہیئے۔

رسوا۔ فیض علی کے ساتھہ نکل چلنا۔ وعدہ کرنے سے پہلے آپکے دل مین ٹھن گیا تھا۔ اب دل بہانے ڈھونڈھ رہا تھا کہ کیونکر نکل چلون۔

امراؤ۔ نہین یہ بات نہ تھی۔ مین دودلی ہو رہی تھی کہ جاؤن یا نہ جاؤن گوہر مرزا کا

بے وقت چھیڑنے اور بوا حسینی کی زبردستی سے مین نے نہ جانے کا قصد کر لیا تھا - بلکہ اوسوقت تک کچھ یون ہی سا ارادہ تھا - جبتک رات کو فیض علی آئے تھے - اونکی صورت اور مستعدی دیکھ کے پکّا ارادہ ہوگیا -

رسوا - جی نہین - پہلے ہی سے قصد مصمم ہو چکا تھا - اسی لیے گوہر مرزا کا چھیڑنا اور بوا حسینی کی ضد آپ کو بُری معلوم ہوئی - ورنہ یہ معمولی باتین تھین - ایسا تو ہمیشہ ہوا کرتا ہوگا -

امراو - مین نے مانا کہ ایسا ہی ہوگا - اچھا - پھر وہ منع کرنے والا کون تھا - مین سچ کہتی ہون کہ چلتے چلتے مجھے ایسا معلوم ہوا - جیسے کوئی کان مین کہہ رہا ہے - امراو نہ جا - کہا - ہان - جس وقت دو تین زینے اوتر چکی ہون اوسوقت تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کوئی ہاتھ پکڑ کے کھینچتا ہے کہ نہ جا - مگر مین نے نہ مانا -

رسوا - یہ روکنے والا بڑا زبردست تھا - اوسی کا حکم نہ ماننے کی تو آپ نے سزا بھگتی -

امراو - اچھا مین سمجھی - یہ وہ چیز ہے جو نیک کامون کی ہدایت کرتی ہے اور بُرے کامون سے روکتی ہے -

رسوا - جی نہین یہ وہ نہین تھی - خانم کے مکان پر رہنا کون سا ایسا اچھا کام تھا - مجھے آپ کی باتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ بدکاری کو ہمیشہ بُرا سمجھتی رہی ہین - اگرچہ آپکی حالت نے آپ کو اوسکے کرنے پر مجبور کر رہی ہو - پھر خانم کے مکان پر رہنے سے ایک شخص کا ساتھ دے کے اوسکا پابند ہو جانا بدرجہا بہتر تھا - بات یہ تھی کہ فیض علی کے حسن سلوک نے آپ کو اوسکے ساتھ نکل چلنے کی ترغیب دی تھی - قیافہ شناسی کے شوق اور اوسمین کسی قدر ملکہ ہو جانے سے آپ بھی خاصی مردم شناس ہو گئی تھین - عیش باغ کے میلے مین لوگون کے چہرے دیکھنے کا حال مین نے بڑے شوق سے سنا تھا - فیض علی کے کرتوت آپ پر ظاہر نہ تھے - مگر اوسکی شکل و شمائل - رفتار و گفتار سے آپکے دل کو آگاہی ہو گئی تھی کہ اسکے ساتھ جانے مین کچھ نہ کچھ خطرہ ضرور ہے - مگر اوسکی فریب کی باتون اور روپیے کی لالچ نے آپکی آنکھون پر پردے ڈال دیے تھے - افسوس اگر آپ علم مردم شناسی کے اصول کے ساتھ

واقف ہو تمین کو کبھی اوسکے دام مین نہ آتین -

امراؤ- مین پڑھون گی- کسی کتاب کا نام لیجئے-

خانم کا مکان چوک مین بہت ہی محفوظ جگہ ہے- پچھم کی طرف بازار ہے- اوتر دکھن اونچی اونچی رنڈیون کے کمرے ہین - ایک طرف بیبا جان کا مکان ہے- دوسری طرف حسین باندی رہتی تھین- پچھواڑے میر حسین علی صاحب کا دیوانخانہ ہے- غرضکہ کسی جانب سے چور کا لگاؤ نہین ہے- اسپر بھی تین پاسی نوکر تھے جو رات بھر کوٹھون پر پھرتے رہتے تھے- جب سے فیض علی کی آمدرفت شروع ہوئی- منگا پاسی خاص میرے کمرے کے دروازے پر رہتا تھا- کیونکہ فیض علی رات گئے آیا کرتے تھے - اور پہر رات رہے چلے جاتے تھے- دروازے بند کرنے اور قفل لگانے کے لیے منگا مقرر کیا گیا تھا-

شب کو حسب وعدہ فیض علی آئے- تھوڑی دیر تک چپکے چپکے چل نکلنے کے مشورے ہوا کیے اتنے مین منگا نے انگڑائی لی- معلوم ہوا کہ جاگ رہا ہے- فیض علی نے اوسے کمرے مین بلایا - ایک روپیہ جیب سے نکال کے دیا- کہا جاؤ- کولی کی دوکان سے اکی امرتیان لے آؤ- اور اے لو- یہ روپیہ انعام لو- تمکو ہمنے کچھ نہین دیا تھا- دروازہ بھیڑ دینا- ہم جاگ رہے ہین- کوئی ڈر نہین- منگا سلام کرکے کمرے کے باہر نکلا- فیض علی نے کہا- لو اب چلو- مین اوٹھی- دو جوڑے کپڑے دن ہی سے گٹھری مین باندھ رکھے تھے- زیور کا صندوقچہ مین نے پہلے ہی کھسکا دیا تھا- گٹھری بغل مین دبائی- اکبری دروازے کی طرف کا رستہ لیا- نخاس مین بیل گاڑی پہلے سے ٹھہری کی گئی تھی ہم دونون سوار ہوے- اور چل نکلے- ہنڈولے کے ناکے سے تھوڑی دور جاکے فیض علی کا سائیس گھوڑا لیے ہوے ملا- وہ بھی بہل کے ساتھ ہو لیا- صبح ہوتے ہوتے موہن لال گنج پہونچے- یہان کسرائین دوپہر تک قیام ہوا- بھٹیاری سے کھانا پکوا کے کھایا-

دال ارہر کی بے نمک پھیکی ؎

مطلقا جسمین بو نہ تھی گھی کی ؎

تیسرے دن رائے بریلی مین داخل ہوے- یہان سفر کے مناسب کپڑا خریدا- میرے دو جوڑے نوائے- لکھنؤ سے جو کپڑے پہن کے آئی تھی اونھین اونار کے گٹھری مین باندھ